

مقامات پر یہ مذہبی ہوتا ہے کہ خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے۔
قرآن مجید کی متعدد آیات فاضل مصنف کے نقطہ نظر کی تردید میں پیش کی جاسکتی ہیں مثلاً وَ
فَاتَّبِعُوهُمْ حَقًّا لَا تَكُونُوا فِتْنَةً وَيَكُونُوا الَّذِينَ اللَّهُ (اسبقہ ۱۹۳)۔ فَتَقْتُلُوا أُمَّتَهُ الْكَفَرُ
إِنْهُمْ لَا آيَمَاتَ لَهُمْ نَعْلَمُ سَيُخْتَلَفُونَ (التوبہ آیت ۱۲)

ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ باری تعالیٰ مسلمانوں کو فتنے کی سرکوبی کا حکم دے رہا ہے
تاکہ اس کے مٹنے کے بعد اللہ کا دین سرطینہ ہو مصنف کا استدلال یہ ہے کہ یہ ساری آیات یا تو
ان مشرکین عرب سے متعلق ہیں جو مسلمانانِ قرنِ اول کی مخالفت میں عرصہ دراز تک مستقل رہے یا
یہودیوں سے متعلق رکھتی ہیں جو مسلمانوں سے معاہدہ کر کے ان کے دشمنوں سے جا ملے تھے اور مسلمانوں کے
خلاف ان کی مدد کرتے تھے۔ دیگر اشخاص جن کی وہ حالت نہیں ہے جو مسلمانوں کی حالت مدینہ میں
تھی ان پر ان آیتوں کے احکام کی پابندی عائد نہیں ہوتی۔

اگر مولوی چراغ علی صاحب کی اس دلیل کو مان لیا جائے تو پھر قرآن مجید کی ساری آیات کو
اب کے خاص حالات اور وقت کے ساتھ مختص کرنا پڑے گا اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ قیامت
تک نزع بشری کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہے، معاذ اللہ بے منی ہو کر رہ جائے گا۔

اس کتاب کے مصنف سے مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑا استفادہ کیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ خدا
صاحب اور مولوی محمد علی لاہوری نے اپنا سارا طرز استدلال اس سے لیا ہے۔

یہ کتاب ہمارے نزدیک دینی اعتبار سے کسی طرح بھی ذبیح نہیں۔ اس کی اگر کوئی اہمیت ہے تو
فقط ان لوگوں کے لیے جو سرسید اور آں کے عقائد کار کی "اسلامی خدمات" اور "دینی بصیرت" کا جائزہ
لینے کے آرزو مند ہوں۔ وہ البتہ اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب معذرت خواہانہ طرز
فکر اور مغرب سے مروجیت اور تعلیماتِ الہی کی من مانی تاویلات کی نہایت اچھی تصویر ہے۔

اس کتاب انگریزی میں ہے جس کا مولوی غلام الحسین پانی پتی نے عمدہ ترجمہ کیا ہے

قوله فی ذوق التجوید | تالیف: قادیانی منیر احمد صاحب اسلام آباد گزٹ کالج لاہور چھاپائی شائع کردہ